ساحل‌آباد کی ہنگامی عمارت — ہنگامی حالت میں قابلِ استعمال

ہنگامی طبی مرکز ۷۲ گھنٹوں میں تیار، ۱۴۰ بستروں کی سہولت

از: ڈاکٹر نسرین آفتاب

ساحل‌آباد کی ہنگامی طبی عمارت ۷۲ گھنٹوں کی ریکارڈ مدت میں مکمل کر لی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ۱۴۰ بستروں کی سہولت شہر کے مغربی حصے کو میسر آ گئی ہے، جہاں اب تک کوئی مستقل ایمرجنسی یونٹ موجود نہیں تھا۔ عمارت کا افتتاح جمعرات کی صبح ڈپٹی کمشنر ساحل‌آباد محترمہ فرحانہ یوسف زئی نے کیا۔ تقریب میں میونسپل کمیٹی، ریسکیو 1122 اور مقامی تاجروں کے نمائندے بھی شریک ہوئے۔

عمارت کا ڈھانچہ 12 ہزار مربع فٹ پر مشتمل ہے اور اسے خاص طور پر اس طرح ڈیزائن کیا گیا ہے کہ بجلی کی بندش کی صورت میں بھی کم از کم 36 گھنٹے تک کام جاری رہ سکے۔ اس کے لیے 250 کلوواٹ کی شمسی توانائی کی پلیٹیں چھت پر نصب کی گئی ہیں۔ ایمرجنسی وارڈ میں 24 بستر، آپریشن تھیٹر کی دو سہولتیں اور ایک جدید لیبارٹری فراہم کی گئی ہے۔ ابتدائی طور پر 18 ڈاکٹرز اور 60 پیرا میڈیکل اسٹاف کی تعیناتی کی گئی ہے۔

ڈپٹی کمشنر فرحانہ یوسف زئی نے اپنے خطاب میں کہا کہ ’’ہم نے فیتہ کاٹنے کے لیے نہیں، مریض بچانے کے لیے عمارت بنائی ہے‘‘۔ انہوں نے بتایا کہ تعمیر کے دوران ٹھیکیدار کی جانب سے تاخیر کے تین نوٹس جاری کیے گئے اور آخری نوٹس کے بعد ہی کام میں تیزی آئی۔ ان کا کہنا تھا کہ ہر ہفتے ضلعی ہیلتھ آفیسر کی سربراہی میں جائزہ اجلاس ہوتا رہا۔

میونسپل کمیٹی ساحل‌آباد کے چیف آفیسر عبدالحمید لاشاری نے بتایا کہ عمارت کی تعمیر پر 4 کروڑ 80 لاکھ روپے لاگت آئی، جس میں سے 2 کروڑ روپے مخیر حضرات نے عطیہ کیے۔ ان میں ساحل‌آباد چیمبر آف کامرس کی جانب سے دیا گیا 50 لاکھ روپے کا چیک بھی شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ عطیہ دہندگان کے نام عمارت کے داخلی راستے پر کندہ کیے جائیں گے۔

ریسکیو 1122 کے ڈسٹرکٹ ایمرجنسی آفیسر کیپٹن (ر) شاہد منیر نے بتایا کہ ایمبولینس سروس کے 6 یونٹس اس ہسپتال سے منسلک کیے جائیں گے اور ان کے عملے کو خصوصی تربیت دی گئی ہے۔ ان کے مطابق ساحل‌آباد سے ہسپتال تک ایمبولینس کا اوسط وقت 14 منٹ ہوگا، جو پہلے 40 منٹ سے زیادہ تھا۔ ٹریفک پولیس کے ایس پی عمران صدیقی نے کہا کہ ہسپتال کے سامنے 30 گاڑیوں کی پارکنگ بنائی گئی ہے۔

تاہم شہریوں کی جانب سے کچھ تحفظات بھی سامنے آئے ہیں۔ انجمنِ تاجران ساحل‌آباد کے صدر حاجی نذیر احمد کھوکھر نے شکایت کی کہ عمارت کی تعمیر کے دوران مرکزی شاہراہ کا ایک حصہ 11 ماہ تک بند رہا، جس سے کاروبار متاثر ہوا۔ ان کا کہنا تھا کہ متبادل راستوں کے بورڈ بہت دیر سے لگائے گئے۔ ڈپٹی کمشنر نے اس پر کہا کہ ’’جو نقصان ہوا، اس کا ازالہ ممکن نہیں، لیکن آئندہ ایسی غلطی نہیں دہرائی جائے گی‘‘۔

ڈاکٹر عائشہ رحمٰن، جو ہسپتال کی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ مقرر کی گئی ہیں، نے بتایا کہ ہسپتال میں خون کے عطیات کے لیے ایک رضاکار یونٹ بھی قائم کیا جا رہا ہے۔ ان کے مطابق ابتدائی مرحلے میں صرف ایمرجنسی خدمات فراہم کی جائیں گی، جبکہ او پی ڈی اور لیبارٹری کی مکمل سہولیات یکم جولائی سے شروع ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہمارا ہدف یہ ہے کہ کوئی مریض صرف اس لیے واپس نہ جائے کہ اس کے پاس فیس کے پیسے نہیں‘‘۔

ساحل‌آباد کی ہنگامی عمارت ۷۲ گھنٹوں میں مکمل، ۱۴۰ بستروں کا ہسپتال فعال

ڈپٹی کمشنر فرحانہ یوسف زئی کی شرکت، ۲۴ گھنٹے ایمرجنسی سروس، ۶ ایمبولینسیں مختص

از: ڈاکٹر نسرین آفتاب

ساحل‌آباد کی نئی ہنگامی طبی عمارت ۷۲ گھنٹوں کی ریکارڈ مدت میں مکمل کر لی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ۱۴۰ بستروں کی سہولت شہر کے مغربی حصے کو میسر آ گئی ہے، جہاں اب تک کوئی مستقل ایمرجنسی یونٹ موجود نہیں تھا۔ عمارت کا افتتاح جمعرات کی صبح ڈپٹی کمشنر ساحل‌آباد محترمہ فرحانہ یوسف زئی نے کیا۔ تقریب میں میونسپل کمیٹی، ریسکیو 1122 اور مقامی تاجروں کے نمائندے بھی شریک ہوئے۔

عمارت کا ڈھانچہ 12 ہزار مربع فٹ پر مشتمل ہے اور اسے خاص طور پر اس طرح ڈیزائن کیا گیا ہے کہ بجلی کی بندش کی صورت میں بھی کم از کم 36 گھنٹے تک کام جاری رہ سکے۔ اس کے لیے 250 کلوواٹ کی شمسی توانائی کی پلیٹیں چھت پر نصب کی گئی ہیں۔ ایمرجنسی وارڈ میں 24 بستر، آپریشن تھیٹر کی دو سہولتیں اور ایک جدید لیبارٹری فراہم کی گئی ہے۔ ابتدائی طور پر 18 ڈاکٹرز اور 60 پیرا میڈیکل اسٹاف کی تعیناتی کی گئی ہے۔

ڈپٹی کمشنر فرحانہ یوسف زئی نے اپنے خطاب میں کہا کہ ’’ہم نے فیتہ کاٹنے کے لیے نہیں، مریض بچانے کے لیے عمارت بنائی ہے‘‘۔ انہوں نے بتایا کہ تعمیر کے دوران ٹھیکیدار کی جانب سے تاخیر کے تین نوٹس جاری کیے گئے اور آخری نوٹس کے بعد ہی کام میں تیزی آئی۔ ان کا کہنا تھا کہ ہر ہفتے ضلعی ہیلتھ آفیسر کی سربراہی میں جائزہ اجلاس ہوتا رہا۔

میونسپل کمیٹی ساحل‌آباد کے چیف آفیسر عبدالحمید لاشاری نے بتایا کہ عمارت کی تعمیر پر 4 کروڑ 80 لاکھ روپے لاگت آئی، جس میں سے 2 کروڑ روپے مخیر حضرات نے عطیہ کیے۔ ان میں ساحل‌آباد چیمبر آف کامرس کی جانب سے دیا گیا 50 لاکھ روپے کا چیک بھی شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ عطیہ دہندگان کے نام عمارت کے داخلی راستے پر کندہ کیے جائیں گے۔

ریسکیو 1122 کے ڈسٹرکٹ ایمرجنسی آفیسر کیپٹن (ر) شاہد منیر نے بتایا کہ ایمبولینس سروس کے 6 یونٹس اس ہسپتال سے منسلک کیے جائیں گے اور ان کے عملے کو خصوصی تربیت دی گئی ہے۔ ان کے مطابق ساحل‌آباد سے ہسپتال تک ایمبولینس کا اوسط وقت 14 منٹ ہوگا، جو پہلے 40 منٹ سے زیادہ تھا۔ ٹریفک پولیس کے ایس پی عمران صدیقی نے کہا کہ ہسپتال کے سامنے 30 گاڑیوں کی پارکنگ بنائی گئی ہے۔

تاہم شہریوں کی جانب سے کچھ تحفظات بھی سامنے آئے ہیں۔ انجمنِ تاجران ساحل‌آباد کے صدر حاجی نذیر احمد کھوکھر نے شکایت کی کہ عمارت کی تعمیر کے دوران مرکزی شاہراہ کا ایک حصہ 11 ماہ تک بند رہا، جس سے کاروبار متاثر ہوا۔ ان کا کہنا تھا کہ متبادل راستوں کے بورڈ بہت دیر سے لگائے گئے۔ ڈپٹی کمشنر نے اس پر کہا کہ ’’جو نقصان ہوا، اس کا ازالہ ممکن نہیں، لیکن آئندہ ایسی غلطی نہیں دہرائی جائے گی‘‘۔

ڈاکٹر عائشہ رحمٰن، جو ہسپتال کی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ مقرر کی گئی ہیں، نے بتایا کہ ہسپتال میں خون کے عطیات کے لیے ایک رضاکار یونٹ بھی قائم کیا جا رہا ہے۔ ان کے مطابق ابتدائی مرحلے میں صرف ایمرجنسی خدمات فراہم کی جائیں گی، جبکہ او پی ڈی اور لیبارٹری کی مکمل سہولیات یکم جولائی سے شروع ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہمارا ہدف یہ ہے کہ کوئی مریض صرف اس لیے واپس نہ جائے کہ اس کے پاس فیس کے پیسے نہیں‘‘۔

ساحل‌آباد کی نئ